جاگو!

موجِ غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۱۰۴
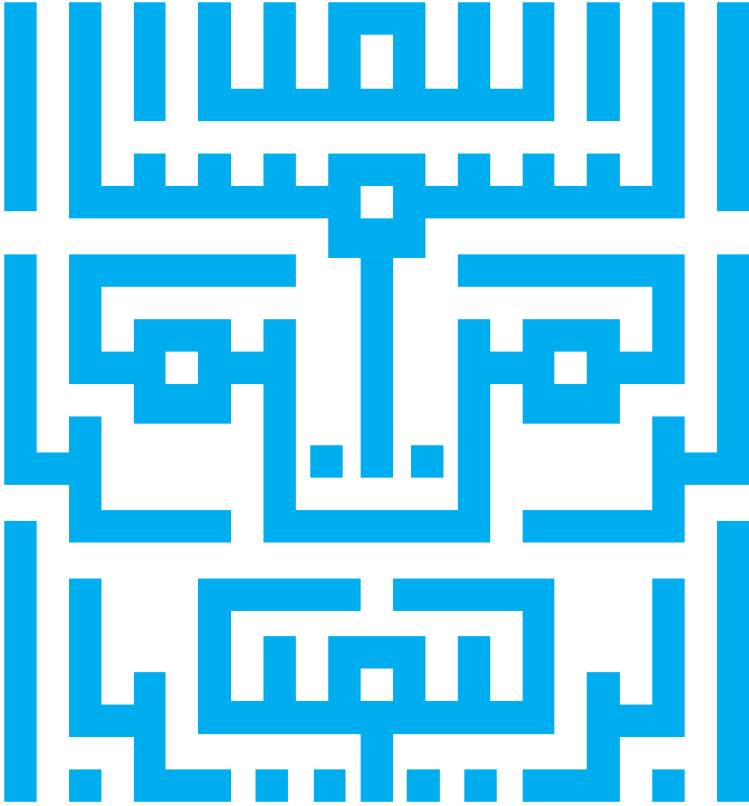
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

موجِ غزل مشاعرہ نمبر ۴۰۱

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام
https://archive.org/details/@nzkiani
nzkiani@gmail.com

عالمی آن لائن مشاعرہ
موجِ غزل
طرحی رنگ
۴۰۱
ان شاء اللہ
۲۷/جنوری ۲۰۲۴ء
خوبصورت لب و لہجے کے شاعر
شہرت بخاری
کی یاد میں ایک شام

موجِ غزل عالمی طرحی مشاعرہ نمبر ۴۰۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
عالمی آن لائن مشاعرہ
موجِ غزل
طرحی مشاعرہ
۴۰۱
خوش آمدید
۲۷/جنوری ۲۰۲۴ء
خوبصورت لب و لہجے کے شاعر
شہرت بخاری
کی یاد میں ایک شام

طرحی مصرع
گلشن پر بجلی کی نظر ہے جاگو بھی

افاعیل: فعلن فعلن فعل فعولن فعلن فع
قوافی: نظر، شجر، قمر، اثر وغیرہ — ردیف: ہے جاگو بھی
میزبان: ہاشم علی خان ہمدم، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بینا، محمد رضا طبی اور احباب موجِ غزل

جاگو!
نظم

طرحی مشاعرہ و نظم رنگ

فہرست

معظّم ارزّان شاہی دوستؔ پوری

موعظہؔ ہاشم

نوید ظفرؔ کیانی

ہاشم علی خان ہمدؔم

انعام الحق معصوؔم صابری

آئے گی آفت کی خبر ہے جاگو بھی
”گلشن پر بجلی کی نظر ہے جاگو بھی“

اندھے رستے ساتھ نہیں ہے دیکھو تو
تم کو اپنی بھی نہ خبر ہے جاگو بھی

فرقت دے کر مجھ کو چلے ہیں اس غم میں
چھلنی اب تو میرا جگر ہے جاگو بھی

میرا تو رہتا ہے صنم اس کوچے میں
کتنا اچھا آیا نگر ہے جاگو بھی

غزلیں جو معصوم ہے کہتا اچھی ہیں
شعروں کا حاصل یہ ہنر ہے جاگو بھی

ایم طارق راہیؔ چنیوٹی

منزل کا ادراک اگر ہے، جاگو بھی
تم کو اک درپیش سفر ہے جاگو بھی

کیوں سوئے ہو غفلت کی دہلیز پہ تم
ساجن کا وہ دور نگر ہے،، جاگو بھی

پھول کھلے ہیں گلشن میں امیدوں کے
"گلشن پر بجلی کی نظر ہے جاگو بھی"

دھند چھٹی ہے دھوپ سنہری نکلی ہے
تم کو اب کس بات کا ڈر ہے جاگو بھی

تم الجھے ہو خوابوں اور خیالوں میں
ڈھونڈو نا تعبیر کدھر ہے جاگو بھی

کس پر تکیہ کر کے بیٹھے ہو گھر میں
تکیے پر کیوں آج بھی سر ہے جاگو بھی

رات گئی تو بات گئی سب کہتے ہیں
رات کے بعد ہی ایک سحر ہے جاگو بھی

راہیؔ تم کو پریم نگریا جانا ہے
عشق مگر پر خار ڈگر ہے جاگو بھی

حناؔ ور چشتی

دیکھو ملک یہ جا را کدھر ہے جاگو بھی
ہونے کو پھر ایک غدر ہے جاگو بھی

لوٹنے والے لوٹ کے واپس آئے ہیں
ملکی اثاثوں پہ بھی نظر ہے جاگو بھی

وہ جس نے برباد کیا سب کہاں ہے وہ
چھوڑ کے بھاگا ملک بدر ہے جاگو بھی

اور جسے تفویض کی کرسی ویسا ہی ہے
اس کے دل میں خوف نہ ڈر ہے جاگو بھی

ملتا نہ انصاف کہیں سے تنگ ہیں سب
ملک کی حالت زیر و زبر ہے جاگو بھی

جن کی وجہ سے حال ہوا یہ ملک کا ہے
اُن کے لئے یہ اجڑا نگر ہے جاگو بھی

لکھنے بیٹھوں خاؔور میں تو خوب لکھوں
پابندی کا سورج سر ہے جاگو بھی

ڈاکٹر حامد حسین سسوا

موتیہاری بہار

جاگو!

(ایک نظم)

کب تک ہے تمہیں سونا، ہے وقت سحر جاگو
آئی ہے صدا ماں کی اے لختِ جگر جاگو

اب چھائی ہے تاریکی! اے اہلِ نظر جاگو!
اے اہلِ قلم جاگو اے اہلِ ہنر جاگو

بچ جائے جو عظمت ہے، رہ جائے جو دولت ہے
تیار ہو جاؤ سب اربابِ سفر، جاگو

ظلمت کی سیاہی ہے اور رات بھی آئی ہے
اِک حشر بپا کر دو، اے خاک بسر جاگو

حق بات جو کہہ دی ہے حامدؔ نے سبھی سُن لیں
پھر ہوگی عطا رفعت تم اب بھی اگر جاگو

رضوانہ اجمل ملک اعوان

جاگ اے مسلمان!

(ایک نظم)

جاگ اب تو خدا کے لیے اے مسلماں

تُم تو وہ قوم ہو

عالمِ کُل میں فاخر ہے جو

اپنے رب کا حبیب

عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس کی حرمت پہ ہر دم فدا

ہائے پر آج کا یہ مسلماں!

اب مسلماں کہاں

اپنے ایماں سے غافل ہوا

نذرِ باطل ہوا

جاگ اب تو خدا کے لیے اے مسلماں
کھول کے آنکھ تو دیکھ حالات کو

اپنے دِن رات کو

جس کو بھولے ہوئے ہو اُس اوقات کو

جادۂ حق کو پھر لوٹ آ

خود کو پہچان جا

جاگ اب تو خدا کے لیے اے مسلماں

رضوانہ اجمل ملک اعوان

ذکرِ الٰہیٰ اولیٰ سپر ہے، جاگو بھی
بہرِ عبادت وقتِ سحر ہے جاگو بھی

رب رحمان ہے رحمت ہے بس شان اُس کی
ہر اِک عاصی مدِ نظر ہے جاگو بھی

شب کی عبادت میں مصروف جو رہتا ہے
مل کر رہتا اُسے ثمر ہے، جاگو بھی

ملتِ بیضا کے چکنے پات ہو تم
کیوں نہ تم کو اِس کی خبر ہے جاگو بھی

سُنت چھوڑی، بھول گئے قران سبھی
جیون کا دشوار سفر ہے جاگو بھی

بارآور پھر ہونے کو ہے ذوقِ سفر
سامنے وہ طیبہ کا نگر ہے، جاگو بھی

اپنی دھرتی چھوڑ کے ایسے مت جاؤ
رب جو اِدھر ہے وہی اُدھر ہے جاگو بھی

قوم مری غفلت کی نیند میں ہے رآنی
چاروں اور یوں بانگِ سحر ہے، جاگو بھی

زآہد کونچوی

جھانسی انڈیا

شہر پہ خطرہ کوئی اگر ہے جاگو بھی
ذمے داری ہم سب پر ہے جاگو بھی

رات گئی اب وقت سحر ہے جاگو بھی
غفلت میں ہر ایک بشر ہے جاگو بھی

چڑیاں چہکیں کوئل کوکی دیکھو تو
آنگن کا آباد شجر ہے جاگو بھی

چاروں جانب آگ لگی ہے نفرت کی
اس کی زد میں ایک اک گھر ہے جاگو بھی

لازم ہے محفوظ ٹھکانا ڈھونڈیں ہم
طوفاں کے آنے کی خبر ہے جاگو بھی

راہ میں تھک کر سونے والو سنتے ہو
باقی اپنا اور سفر ہے جاگو بھی

وقت سحر رحمت کے فرشتے آتے ہیں
روزی کے بٹنے کی خبر ہے جاگو بھی

زاہدؔ اب گلشن کی مولا خیر کرے
"گلشن پر بجلی کی نظر ہے جاگو بھی"

سعیدؔ رضا

یاں تقدیر سے کس کو مفر ہے جاگو بھی
کس نے کہا یہ خواب نگر ہے جاگو بھی

پل دو پل کی رات ہے سورج نکلے گا
سامنے ہی تابندہ سحر ہے جاگو بھی

حق بن مانگے کون کسی کو دیتا ہے
چپ رہنا تائیدِ جبر ہے جاگو بھی

خُوب کہا تھا برسوں پہلے "گوتم" نے
دنیا اَنت دکھوں کا گھر ہے جاگو بھی

جاگو دشمن چل گیا چال قیامت کی
"گلشن پر بجلی کی نظر ہے جاگو بھی"

ایک عدالت اور آگے بھی لگنی ہے
کوئی عمل یا زادِ سفر، ہے جاگو بھی

برف کے باٹ لیئے بیوپاری بیٹھے ہیں
شہر بھی اپنا دھوپ نگر ہے جاگو بھی

پہلی باری ہی یاں آخری باری ہے
جیون کب یہ بارِ دگر ہے جاگو بھی

چور اور چوکیدار یہاں پر ایک ہوئے
خود صیاد ہی چارہ گر ہے جاگو بھی

اب تو شاید ٹیکس لگے گا سانسوں پر
کارِ معیشت زیرو زبر ہے جاگو بھی

شاہین فصیح ربّانی

بھاری تم پر خوابِ سحر ہے، جاگو بھی
اب سورج بالکل سر پر ہے، جاگو بھی

کس غفلت کا تم پہ اثر ہے، جاگو بھی
آگ کی زد پہ تمھارا گھر ہے، جاگو بھی

غفلت کا انجام برا ہے، دھیان کرو
"گلشن پر بجلی کی نظر ہے، جاگو بھی"

جس کے سائے میں تم تھک ہار کے سوئے ہو
گرنے کو تم پر وہ شجر ہے، جاگو بھی

کشتی ہے دریا کے رحم و کرم پہ فصیح
ساحل کے نزدیک بھنور ہے، جاگو بھی

شمیمؔ چودھری

گلشن پر بجلی کی نظر ہے جاگو بھی
الجھن میں ہر ایک شجر ہے جاگو بھی

چھاؤں میں بیٹھے ہو جس سرمائے کی
اُس کے اندر ایک شرر ہے جاگو بھی

ڈوب نہ جائے دل کا آج سفینہ یہ
طیش میں آیا یار بھنور ہے جاگو بھی

چھین نہ لے مسکان وہ تیرے چہرے کی
مجھ کو اب لگتا یہ ڈر ہے جاگو بھی

مستقبل کی کرنیں کتنی روشن ہیں
جیون اب یہ محوِ سفر ہے جاگو بھی

ٹھہر نہ جائے تیرگی ان دیواروں پر
دیر سے ہونی آج سحر ہے جاگو بھی

لڑنی ہے جب جنگ بقا کی خاطر تو
تم کو شمیمؔ کس بات کا ڈر ہے جاگو بھی

صدؔا کشمیری

انڈیا

مجبوری کہیں، بُری نظر ہے جاگو بھی
"گلشن پر بجلی کی نظر ہے جاگو بھی"

اب تو جاگ بھی جاؤ غفلت کے ماتو!
اب تو ہونے والی سحر ہے جاگو بھی

خاک تمہیں اشعار کے معنی آئیں گے
سرقے کا شوقین اگر ہے، جاگو بھی

جو قاتل ہے، منصف بھی ہے، جائیں کہاں
ہر پہلو سے تیرِ نظر ہے جاگو بھی

کاش کہ ویسے ہی ہوں طینت کے بھی نیک
باتوں میں تو صدؔا اثر ہے، جاگو بھی

عبدالغنی ماہرؔ

عاشق پر بجلی سی نظر ہے جاگو بھی
پھولوں پر جادو کا اثر ہے جاگو بھی

اس غربت کا کیوں تمہیں ڈر ہے جاگو بھی
کھولے، مالک رزق کا در ہے جاگو بھی

کچھ لمحے ہی وصل کے ہم کو دو جانم
شب جانے، ہونے کو سحر ہے جاگو بھی

میخانہ آنکھوں کا کھلا رکھنا اے دوست
جلنے کو تیار جگر ہے جاگو بھی

لیتا ہے حق دار کا حق نا حق تو پھر
کیسا وہ قانون ادھر ہے جاگو بھی

رکھ لو تم انصاف کی بہتر سی امید
لڑنا جیسے شیر و ببر ہے جاگو بھی

ماہرؔ بنتے کام نہیں تو کیا، اک دن
ہوتی بھی تقدیر سنور ہے جاگو بھی

فرزآنہ ساجد

جھوٹا سب یہ خواب نگر ہے جاگو بھی
ہم کو اب امیدِ سحر ہے جاگو بھی

تم نے ہی تو دور اندھیرے کرنے ہیں
آج تمہیں پہ سب کی نظر ہے جاگو بھی

اپنے درد کا درماں خود ہی کرنا ہے
مشکل میں ہر ایک بشر ہے جاگو بھی

کشتی، ساحل، موج کنارا ایک طرف
اور مقابل صرف بھنور ہے جاگو بھی

سو رہنے سے کب تقدیر بدلتی ہے
جیون، دائم ایک سفر ہے جاگو بھی

فہد علی

اُن کی لاٹھی اپنا سر ہے ، جاگو بھی
اقصیٰ پر دشمن کی نظر ہے جاگو بھی

دنیا بھر کی طاقت،حشمت، دولت
صیہونی کے زیرِ اثر ہے جاگو بھی

بیت المقدس کے رکھوالوں کو درپیش
سر بازی کا کٹھن سفر ہے ،جاگو بھی

جو تتر بتر تھے وہ سب ہیں یکجا
جو تھا ملّی اِدھر اُدھر ہے، جاگو بھی

اِس جانب بھی پیغمبر ﷺ نے کیے سجود
یہ بھی اپنے رب کا گھر ہے، جاگو بھی

لڑنے والا شخص شہید یا غازی ہے
دن، روزہ، شب، شبِ قدر ہے، جاگو بھی

معظّم آرزاں شاہی دوست پوری

تاک میں بیٹھا فتنہ گر ہے جاگو بھی
دیکھو اٹھ کر بری خبر جاگو بھی

بدلا بدلا بام و در ہے جاگو بھی
دیکھو نا کیسا منظر ہے جاگو بھی

دیکھو پھر نہ کہنا ہم سے چوک ہوئی!
"گلشن پر بجلی کی نظر ہے، جاگو بھی"

ظالم سے کیا رحم و کرم کی امیدیں
غور کرو کیسا تیور ہے ؟ جاگو بھی

بھیس بدل کر گھات لگائے بیٹھے ہیں
پہلو میں سب کے خنجر ہے جاگو بھی

رہبر بن بیٹھے ہیں رہزن خیر نہیں
شر ہی شر ہے کچھ نہ کر ہے جاگو بھی

ہے یلغار معظّمؔ ہم پر ہی سب کی
گرنے کو اب برق و شرر ہے جاگو بھی

موعظہ ہاشم

سارا کچھ تو پیش نظر ہے جاگو بھی
پھر سے نیا در پیش سفر ہے جاگو بھی

تھکن ضرور ہے لیکن حوصلہ مت ہارو!
سنتے ہیں نزدیک سحر ہے، جاگو بھی!!

دشمن اب بھی گھات لگائے بیٹھا ہے
"گلشن پہ بجلی کی نظر ہے جاگو بھی"

عادل ظلم کے فتوے دیتا پھرتا ہے
رہزن بن بیٹھا رہبر ہے، جاگو بھی

جانے کیسا خوف دِلوں میں اترا ہے
سہما ہوا ہر ایک بشر ہے، جاگو بھی

ارزاں ہے انسان کی عظمت کیا کیجے
ہر کوئی تو طالبِ زر ہے جاگو بھی

نوید ظفر کیانی

جاگو پاکستان کی خاطر

(ایک گیت)

لوگو! آج ملا ہے موقع!!
لہر اُٹھی ہے کر گزرو تم
جو ٹھانی ہے، کر گزرو تم
وقت یہی ہے کر گزرو تم
اُٹھو پاکستان کی خاطر
جاگو پاکستان کی خاطر

مایوسی حالات سے کیسی؟؟

اب تو اپنی قوت جانو!

اپنے آپ سے بھی بیگانو!

اپنے دشمن کو پہچانو!

بولو پاکستان کی خاطر

جاگو پاکستان کی خاطر

دیکھو اپنے چاروں جانب

دے رکھے ہیں تمہیں خدا نے

دنیا بھر کے سبھی خزانے

اپنی قسمت آپ بنانے

نکلو پاکستان کی خاطر

جاگو پاکستان کی خاطر

کب تک گروی پڑی رہیں گی

خودداری کی یہ جاگیریں

خود بدلو اپنی تقدیریں

پاؤں کی یہ سب زنجیریں

توڑو پاکستان کی خاطر

جاگو پاکستان کی خاطر

نوید ظفؔر کیانی

ایک سفر پھر پسِ سفر ہے، جاگو بھی
ساحل پر اِک اور بھنور ہے جاگو بھی

ٹھیک کہ رستہ دیکھ رہے ہو سورج کا
پہلی کرن تمہیدِ سحر ہے، جاگو بھی!

نیند کی کس ظلمت سے بوجھل ہیں پلکیں
آگے دِن کا راہگذر ہے جاگو بھی

چاروں اور بگولے رقصاں ہیں کب سے
عفریتوں کی تم پہ نظر ہے، جاگو بھی

لمحوں کی چہکاریں اُمڈی پڑتی ہیں
غفلت کا احساس اگر ہے، جاگو بھی

کس خس خانہ و برفاب کے خواب میں ہو
گھر تو بے دیوار و در ہے، جاگو بھی

سب کے ارمانوں کی پیاس بجھائے گا
برگِ گل شبنم سے تر ہے، جاگو بھی

پہلے ٹھوکر کہیں کہیں پہ لگتی تھی
لیکن اب تو ڈگر ڈگر ہے، جاگو بھی

آئے تھے تم بادِ صبا کے دھوکے میں
آج یہاں پر رقصِ شرر ہے، جاگو بھی

جس کو خلدِ امن بنا کر سوئے تھے
دنیا کا بارود نگر ہے، جاگو بھی

ایک شجر کے پنچھی اِس پر لڑتے ہیں
کس کی چھاؤں، کس کا ثمر ہے، جاگو بھی

فصلِ گل کی خاک توقع رکھی جائے
قوسِ قزح تو خواب بدر ہے، جاگو بھی

تار بجا کر رکھ دیتی ہے روحوں کے
یہ چُپ کا مجذوب ہنر ہے، جاگو بھی

دیکھو! کون دِلوں پر دستک دیتا ہے
سب کا شاعر، سب کا ظفرؔ ہے، جاگو بھی

نوید ظفر کیانی

خراٹوں کا برپا شر ہے، جاگو بھی
سر پہ اٹھائے سارا گھر ہے، جاگو بھی

کب سے جگانے پر بھی جاگ نہیں پاتے
وہی تمہارا اگر مگر ہے، جاگو بھی

ساری دنیا کی ہے تم سے دوڑ میاں
جو جاگا ہے وہی وِنر ہے، جاگو بھی

بیگم کا پارہ بھی ہے جولانی میں
یہ آوازہ بارِ دگر ہے "جاگو بھی"

سارا محلہ دیکھے، تم محروم ہو کیوں
ہمسائے میں شورِ غدر ہے، جاگو بھی

بیل پہ انگلی دھر کے شاید بھول گیا
دروازے پر کوئی ڈفر ہے، جاگو بھی

سپنے میں مصروفِ ڈنر ہو اور کہیں
گھر میں بھی تو وقتِ ڈنر ہے، جاگو بھی

سارا ہی سسرال یہیں پر آن بسا
گویا یہ گھر بھوت نگر ہے، جاگو بھی

کس سے ہے امید وفا کی نادانو!
وہ جو محوِ ہجر مچر ہے، جاگو بھی

کس کی خاطر لڑے مرے تھے، اور اس وقت؟
کون کہاں پر شیر و شکر ہے؟؟ جاگو بھی

بوٹوں کے تسموں میں مونچھیں جکڑی ہیں
سارا سسٹم زیروزبر ہے، جاگو بھی

بعض "نشئیوں" کو ادراک نہیں رہتا
آگے کوئی بندہ بشر ہے، جاگو بھی

عقد ہے ایسی کرکٹ جس میں ہر عاشق
بیٹر ہے پر "آف کلر" ہے، جاگو بھی

سارے اپنے شعر سنا کر بھاگ لئے
سننے والا کون اِدھر ہے، جاگو بھی

ہاشم علی خان ہمدم

خواب نگر میں پہلا سفر ہے، جاگو بھی
پس منظر بھی پیش نظر ہے، جاگو بھی

خوشبو کی آواز پہ آنکھیں کھلتی ہیں
دیکھو! کیا خوش تاب سحر ہے، جاگو بھی

خواہش کی دیوار پہ اپنا دیپ جلاؤ
شہر دل کا آخری در ہے، جاگو بھی

سبز رتوں میں کیسی سرسوں پھولی ہے
ہر سو، کیسا دھوپ نگر ہے، جاگو بھی

رات کا پردہ کھلنے لگا ہے ، دیکھو تو
صبح نو کی راہ گزر ہے ، جاگو بھی

کب تک بند گلی میں کھلتا رستہ ماپیں؟
چار قدم پر اپنا گھر ہے، جاگو بھی

دائیں بائیں ، آگے پیچھے دیکھو تم
کون ادھر ہے؟ کون ادھر ہے؟ جاگو بھی

منظر منظر دھند لپٹتی جاتی ہے
خواب سویرے کیسا اثر ہے؟ جاگو بھی

نیند میں چلنے والی لڑکی کیسی ہو؟
کیا قصہ ہے؟ کیا منظر ہے؟ جاگو بھی

ہمدم سچا شعر دکھائی دیتا ہے
موج غزل میں حرف ہنر ہے، جاگو بھی

ہاشم علی خان ہمدؔم

جاگو!

(ایک سترنگی)

جاگو!

لوگو! دیکھو!

اپنی آنکھیں کھولو!

سوچو! سمجھو! پرکھو! جانچو!

ایسا، ویسا، الٹا، سیدھا، کیوں ہے؟

دائیں، بائیں، آگے، پیچھے، اوپر، نیچے

ظلمت کیوں ہے؟ گھور اندھیرا، سورج کالا کیوں ہے؟

مشتری ہوشیار باش

کتاب کا نام	جاگو!۔
مشاعرہ رنگ	طرحی مشاعرہ و نظم رنگ۔
وضاحت	یہ برقی کتاب بین الاقوامی ادبی تنظیم موجِ غزل کے فیس بک پر منعقد کردہ مشاعرہ نمبر ۴۰۱ پر مشتمل ہے۔

صفحات	۴۹
تاریخ مشاعرہ	۲۷ جنوری ۲۰۲۴ء
منتظمین	ہاشم علی خان ہمدمؔ، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بیناؔ۔
پبلشر	مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔ اسلام آباد، پاکستان۔
برقی ڈاک	nzkiani@gmail.com
ارکائیو ربط	archive.org/details/@nzkiani

موجِ غزل

کے ہفتہ وار مشاعرے

طرحی رنگ

پابند ردیف رنگ

اصنافِ سخن رنگ

منفرد ردیف رنگ

منفرد بحر رنگ

اسمہائے ربانی رنگ

منفرد قوافی رنگ

موضوعاتی رنگ

مزاحیہ رنگ

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام